محمد اسحاق بھٹی

ایک حدیث

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِنْ کَسْبٍ طَیِّبٍ، وَلَا یَقْبَلُ اللّٰهُ اِلَّا الطَّیِّبَ فَاِنَّ اللّٰهَ یَتَقَبَّلُهَا بِیَمِیْنِهٖ ثُمَّ یُرَبِّیْهَا لِصَاحِبِهَا کَمَا یُرَبِّیْ اَحَدُکُمْ فَلُوَّهٗ حَتّٰی تَکُوْنَ مِثْلَ الْجَبَلِ۔

(صحیح بخاری ۔ کتاب الزکوٰۃ ۔ باب الصدقۃ من کسب الطیّب)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص ایک کھجور کے برابر بھی صدقہ کرے، لیکن شرط یہ ہے کہ اپنی پاکیزہ کمائی سے کرے، کیونکہ اللہ تعالیٰ وہ صدقہ قبول ہی نہیں کرتا جس میں پاکیزگی نہ پائی جاتی ہو۔ تو اللہ اس صدقے کو حسنِ قبولیت بخشتا ہے، پھر اس کو صدقہ کرنے والے کے لیے بڑھاتا جاتا ہے۔ جیسا کہ تم میں سے کوئی شخص گھوڑے کے بچے کی پرورش کرکے اسے پالتا رہتا ہے۔ یہاں تک وہ صدقہ پہاڑ کی مانند ہو جاتا ہے۔

اسلام نے حسنِ نیت، عملِ صالح اور کسبِ حلال پر بہت زیادہ زور دیا ہے اور بار بار تاکید فرمائی ہے کہ جو عمل کیا جائے، اس میں ان امور کو بہر حال ملحوظ رکھا جائے۔ یہ وہ اقدار ہیں، جن کو کسی حالت اور کسی وقت میں بھی نظر انداز نہیں کرنا چاہیے۔ اللہ کے نزدیک انسان کا وہی عمل درجۂ قبولیت کو پہنچتا ہے، جس میں نیت صحیح ہو اور حلال و حرام کے ان پیمانوں کو جو شریعت نے مقرر کر دیے ہیں، سامنے رکھا جائے۔

صدقات و خیرات کو لیجیے، اس کا قرآن و حدیث میں متعدد مقامات پر حکم دیا گیا ہے اور مسلمانوں کے لیے ضروری قرار دیا گیا ہے کہ مستحق لوگوں کی مدد کریں، غریبوں اور مسکینوں کو اپنے مال و دولت سے جتنا کچھ آسانی سے دے سکتے ہوں، دیں۔ وہ یہ خیال رکھیں کہ ان کے پڑوس میں کوئی بھوکا تو نہیں، کوئی حاجت مند تو نہیں، کوئی مفلس اور غریب تو نہیں۔ اگر انھیں یہ معلوم ہو جائے کہ فلاں شخص یا فلاں خاندان، غربت و افلاس میں مبتلا ہے اور

رات کو بھوکا سویا ہے تو شرعی اعتبار سے ان پر فرض ہو جاتا ہے کہ اس افلاس زدہ اور بھوک سے نڈھال شخص یا خاندان کی امداد کو پہنچیں اور اپنی استطاعت کے مطابق اپنے مال سے ان کو مناسب حصہ ادا کریں۔ لیکن اس کے ساتھ ہی شریعت نے یہ بھی ضروری قرار دیا ہے کہ مستحقین کو جو کچھ دیا جائے، حلال اور پاکیزہ مال سے دیا جائے۔ اس کمائی سے دیا جائے جو طیب ہو، جائز ہو اور بہتر ذرائع سے حاصل کی گئی ہو، جس میں حرام کی کوئی آمیزش نہ ہو۔

اس حدیث میں جو اوپر درج کی گئی ہے، اسی بات کی تاکید فرمائی گئی ہے۔ حدیث کے الفاظ بالکل واضح ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ اگر کوئی شخص کھجور کے برابر بھی کسی کو بطور صدقہ اور خیرات کے کچھ دے تو اللہ تعالیٰ اس کے صدقے کو نہایت خوشی کے ساتھ قبول فرماتا ہے، اور انتہائی مسرت کے ساتھ اس کے اجر و ثواب میں اضافہ کرتا ہے اور اسے یہاں تک بڑھا دیتا ہے کہ وہ پہاڑ کے برابر ہو جاتا ہے۔ اس کی مثال آنحضرتؐ نے اپنے مخاطبین کو سمجھانے کے لیے گھوڑے کے بچے سے دی کہ جس طرح مالک انتہائی شوق اور خوشی سے اس کی پرورش کرتا اور دل کھول کر اسے کھلاتا پلاتا ہے، پھر وہ بڑا ہو جاتا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ بھی اس چھوٹے سے صدقے کو جو حلال اور جائز کمائی سے کیا جائے اور خالصتاً اللہ کی رضامندی کے حصول کے لیے کیا جائے، اس کو اجر و ثواب کے لحاظ سے بڑھاتا رہتا ہے، اور پھر وہ ایک پہاڑ کی مانند ہو جاتا ہے۔

لیکن اس کے لیے یہ شرط ضروری ہے کہ صدقہ حلال، طیب اور پاکیزہ کمائی سے کیا جائے۔ اگر صدقہ حلال اور پاکیزہ آمدنی سے نہیں کیا جائے گا تو اللہ اُسے قبول نہیں فرمائے گا کیوں کہ قبولیت کے لیے اس کے نزدیک اصل معیار اور بنیادی پیمانہ یہی ہے — چوری، ڈاکے، سمگلنگ اور دیگر غلط ذرائع سے حاصل کیے گئے مال سے اللہ تعالیٰ صدقات قبول نہیں کرتا۔